Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ہفت روزہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۱۴ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ ۔ ۲۱ امان ۱۳۶۰ ہش ۔ ۲۱ مارچ ۱۹۸۱ء | نمبر ۶۵

سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ میں

گزشتہ سال کی نسبت بہت اچھے مقابلے ہوئے

ارشاد حضور ایدہ اللہ

ٹورنامنٹ نہایت کامیابی و خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا

آخری دن کے سیشن میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور انعامات کی تقسیم

ربوہ ۱۶ امان / مارچ ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں ساتویں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے اختتام کے موقعہ پر احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے ٹورنامنٹ کی کامیابی کو سراہا اور فرمایا کہ گزشتہ سال کی نسبت بہت اچھے مقابلے ہوئے ہیں۔

یہ ٹورنامنٹ ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو تین روز ہوتا تھا۔ لیکن ۱۴ مارچ کو بارش ہو جانے کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ٹورنامنٹ کی میعاد میں ایک روز کا اضافہ فرما دیا۔ چنانچہ یہ ٹورنامنٹ ۱۶ مارچ کو ختم ہوا۔ یہ ٹورنامنٹ تحریک جدید کے زیر اہتمام گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج کے سامنے والی گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔

آخری روز کے آخری سیشن میں فائنل مقابلے حضور ایدہ اللہ نے بھی ملاحظہ فرمائے۔ اور بعد ازاں کامیابی حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ انعامات تقسیم فرمانے کے بعد احباب و خواتین سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس سال میرے لئے خصوصی طور پر جو چیز خوشی کا باعث ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ باہر سے بہت سے اچھے گھوڑے آئے جن کے جسموں میں عرب خون بھی دکھائی دیتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ جس گھوڑے میں عرب خون ہو اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر اونچا رکھتا ہے اور دم بھی اونچی رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جس گھوڑے میں عرب خون ہوتا ہے اس کی شکل ہی دوسروں سے بدل جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں کی نمائش میں دیسی گھوڑیاں بھی عرب خون والی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ان میں سے خالص عرب گھوڑے کے بچے لئے جائیں تو اس سے بھی اچھی نسل حاصل ہونے کی توقع ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ناسازگار موسم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دفعہ ٹورنامنٹ کے دوران بارش ہو گئی۔ بارش ہو یا نہ ہو ہم نے تو ہر حال میں اس خدا کی مرضی پر خوش رہنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اللہ نے ٹھنڈے ٹھنڈے موسم میں یہ ٹورنامنٹ گزار دیا۔ حضور نے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

احمدی والدین ایک وعدہ کریں

سیدنا حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی والدین کو ان کے امسال امتحان دینے والے بچوں کے متعلق ایک وعدہ اور عہد کرنے کا پابند کیا ہے۔ اس عہد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے:

احمدی والدین یہ وعدہ کریں کہ وہ نگرانی کریں گے کہ امسال ان کے امتحان دینے والے تمام بچے اور بچیاں نتیجہ نکلنے پر حضور کی خدمت میں خط لکھیں گے۔

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۸ امان / مارچ ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرنا اپنا معمول اور شعار بنائے رکھیں تا ہمارا محبوب خدا ہمارے پیارے آقا کو ہر شر مشکل اور تکلیف سے بچائے ہر بیماری کو آپ سے دور رکھے۔ آپ کو خوش و خرم اور خوشحال رکھے۔ اور اپنی تائیدات سے نوازتا رہے آمین

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے تاہم کمزوری بدستور ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم برادرم چوہدری منیر احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مورخہ ۷۳/۱/۳ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ الحاج چوہدری بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ چیف ریڈیو آفیسر پاکستان شپنگ کارپوریشن آف کراچی کی پوتی اور محترم چوہدری احمد خان صاحب مرحوم آف کھاریاں کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام خالدہ فرحت تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچی کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

محمود احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لجنہ ربوہ کا جلسہ

یوم حضرت اقدس

انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳ مارچ ۴ بجے شام لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم حضرت ... اقدس منعقد ہوگا۔ تمام مستورات ربوہ سے گزارش ہے کہ ۴ بجے احاطہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں پہنچ جائیں۔ تمام صدر صاحبات حلقہ جات کوشش کریں کہ ان کے حلقہ کی زیادہ سے زیادہ ممبرات وقت مقررہ پر جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے پہنچیں۔

ناصرہ بیگم صدر لجنہ ربوہ

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت اور بعض دیگر مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ تشریف نہیں لا سکیں گے۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: محمد عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ر جمادی الاول ۱۴۰۱ھ

۲۴ر امان ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

ساتواں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ محض اور محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے انتہائی کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اگرچہ اس ٹورنامنٹ کی مجوزہ تاریخیں ۱۳، ۱۴، ۱۵ر مارچ تھیں لیکن ۱۴ر مارچ کو بارش ہو جانے کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خدام کو ازراہِ شفقت یہ اجازت دے دی کہ وہ پروگرام میں ایک دن کی توسیع کر لیں۔ چنانچہ اگلے روز بارش بند رہی اور اضافی دن ۱۶ر مارچ کو تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی آمد کے وقت دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

احباب جماعت احمدیہ اور اہل ربوہ خوش نصیب ہیں کہ ان کو ان کے شہر میں صحتمند اور تعمیری تفریح کے ایسے مواقع میسر آتے ہیں جن کو دیکھنے کیلئے لاہور جیسے بڑے بڑے شہروں میں بڑے مہنگے ٹکٹ خریدنے پڑتے ہیں اور اس پر یہ انتظامی اور حکم پیل مستزاد ہوتی ہے۔ ربوہ کی خواتین بھی خوش نصیب ہیں کہ ان کی بہت بڑی تعداد نے تینوں دن بڑے ذوق و شوق سے گھوڑوں کو دوڑتے دیکھا۔ نیزہ بازی۔ دوڑ۔ چھلانگ وغیرہ کے متعدد مقابلے دیکھے اور اس طرح سے اہل ربوہ کو یہ توفیق ملی کہ عورتوں کے بارے میں صحیح اسلامی تعلیم کا اظہار کر کے دنیا کو بتایا جائے کہ اسلام کا مقصد عورت کو عضو معطل بنا کر گھر میں بند کر دینا نہیں ہے۔ بلکہ عورت کو بھی مردوں کی طرح ہر قسم کی صحتمند تفریح کے مواقع بہم پہنچانا ضروری ہے۔ بڑے بڑے شہروں کی عورتیں اس قسم کی پرلطف تفریح کا بغیر ایک پیسہ خرچ کئے لطف اٹھانے کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔

جماعت احمدیہ صرف اس لئے گھوڑوں کے مقابلے اور کھیل منعقد نہیں کرتی کہ اس سے تفریح حاصل ہو۔ بلکہ ان تمام مقابلوں کا اصل مقصد یہ ہے کہ اچھا اور صحتمند گھوڑا اور دنیا کی سبھی چیزیں جن میں حسن خوبصورتی اور رعنائی ہو وہ خدا کی یاد دلاتی ہیں اور اپنے رب کی زیادہ سے زیادہ حمد کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب میں حضرت سلیمان کے واقعہ میں گھوڑوں سے محبت کرنے کی فلاسفی کھول کر رکھ دی ہے۔ قرآن کریم میں ذکر آتا ہے:۔

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

(ص: ۳۲ تا ۳۴)

ترجمہ:۔ (اور یاد کر) جب اس (سلیمان علیہ السلام) کے سامنے شام کے وقت اعلیٰ درجہ کے گھوڑے پیش کئے گئے تو اس نے کہا میں دنیا کی اچھی چیزوں سے اس لئے محبت رکھتا ہوں کہ وہ میرے رب کی یاد دلاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ گھوڑے اوٹ میں آ گئے (اس نے کہا) ان کو میری طرف واپس لاؤ (جب وہ آئے) تو وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر تھپکنے لگا۔

اس آیت قرآنی میں گھوڑوں سے محبت کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ گھوڑے ہوں یا کوئی اور چیز ایک حقیقی مومن ان سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ وہ اس کو اس کے پاک پروردگار کی یاد دلاتی ہیں اور مولا کریم کی عظمت اور کبریائی کی نشان دہی کر کے دل میں حمد باری تعالےٰ کے لئے جوش پیدا کرتی ہیں۔ اور اہل ربوہ جانتے ہیں کہ پچھلے چند دنوں میں جب صحتمند مضبوط گھوڑے پوری قوت سے دوڑتے تھے تو ان کے سموں کی دھمک کے ساتھ ساتھ جو آوازیں حاضرین کے حلقوں سے بلند ہوتی تھیں۔ وہ اللہ اکبر، ماشاء اللہ اور اللہ ہی اللہ کی آوازیں تھیں۔ ہر لمحہ خدا تعالےٰ کی عظمت و بڑائی کا گہرا تاثر ذہنوں پر جاگزیں ہو جاتا تھا۔

گھوڑوں سے جماعت احمدیہ اس لئے بھی محبت کرتی ہے کہ ان سے ہمارے محبوب ہمارے پیارے ہمارے ماں باپ جان و مال آپ پر قربان ہوں۔ ہماری جانوں سے پیارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیار کرتے تھے ان کی نگہداشت کرتے تھے اور ان کی حفاظت ان کو پالنے اور ان کی ترقی کیلئے ہدایات جاری فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیامۃ۔

ترجمہ:۔ گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر و برکت رکھی گئی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی گویا گھوڑوں سے محبت کرنے والوں کے لئے ایک عظیم بشارت ہے کہ یہ وہ جانور ہے جس سے قیامت تک کے لئے برکت حاصل کی جا سکتی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی توجہ اور کوشش کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ عرب قوم کے ساتھ ساتھ عربی گھوڑا بھی دنیا کا بہترین گھوڑا قرار پایا۔ اور آج مسلم ہوں یا غیر مسلم متفقہ طور پر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ عربی گھوڑا دنیا کا بہترین گھوڑا ہے۔ نہ صرف اپنی جسمانی خوبیوں موزونیت اور خوبصورتی کے لحاظ سے بلکہ اس لئے بھی کہ یہ نہایت ذہین سمجھدار اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بہت محبت کرنے والا جانور ہے۔ یہ بات نہایت اہم ہے کہ اس گھوڑے کی صفت میں وفا اور محبت کا عنصر باقی تمام گھوڑوں سے خصوصی طور پر اور باقی جانداروں سے عمومی طور پر ممتاز اور نمایاں ہے۔

احباب جماعت احمدیہ اس مقصد کے لئے دور دراز سے اپنے گھوڑے لائے اور تین چار دن نہایت محویت سے گھوڑوں کی نمائش اور ان کے مقابلے دکھائے اہل ربوہ نے بہت بڑی تعداد میں یہ مقابلے دیکھے۔ گھوڑ دوڑ کا وسیع و عریض میدان گھوڑوں کے مقابلے دیکھنے والے شائقین سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ اور تین فرلانگ لمبے میدان کے چاروں اطراف مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں کی قطاریں نظر آتی تھیں۔ اور کوئی بھی جگہ خالی نظر نہ آتی تھی۔ جو کہ احباب جماعت احمدیہ کی گھوڑوں سے محبت کی واضح دلیل ہے۔ اور یہ محبت اسی وجہ سے ہے کہ ہمارے پاک پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑوں سے ہمیشہ محبت کرتے تھے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

خدا تعالےٰ

تیری قدرت کا ذرہ ذرہ نشاں
تیری عظمت کو کیا کروں میں بیاں
شان تیری گمان سے بڑھ کر
ذات تیری نہاں، نہاں در نہاں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اے حبیب خدا اے نورِ مبیں
تجھ سے بڑھ کر نہیں کوئی بھی حسیں
تیری رفعت ہے رفعت لولاک
تیری عظمت ہے عظمتوں کی امیں

قرآن

تیری عظمت نہیں کسے معلوم
تجھ میں مضمر ہیں سب جہاں کے علوم
تیرے ہر لفظ سے کرن پھوٹے
ماند تیری چمک سے ماہ و نجوم

(حافظ فضل الرحمن البشیر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفس واحدہ کی ذکور و اناث جنسوں میں تقسیم

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ نفس واحدہ کی اکائی سے نر و مادہ دو غیر اور الگ حصوں پر مشتمل ہونے اور پھر ان کے الگ ہو جانے کا واضح ثبوت نہیں ملتا۔ نفس واحدہ کی اکائی دو غیر حصوں کے یکجا ہونے کی نفی کرتی ہے۔

جواب :- اس کی تفہیم ہمیں دنیا و مافیہا کے عطا ہونے کی دعوت دیتی ہے۔ کائنات میں شروع میں بعض افراد اجتماعی شکل میں تھے۔ اور آج بھی اجتماعی شکل میں موجود ہیں جو مرورِ زمانہ سے رفتہ رفتہ ماحولی اثرات کے تحت الگ ہو گئے زمین کو دیکھ لیجئے یہ مختلف معدنیات پر مشتمل ہے۔ مگر ظاہر نظر سے معدنیات نظر نہیں آتیں جب کوئی زلزلہ آتا ہے یا زمین کے اندرونی حصوں میں گرم آبی بخارات سے تبدیلی پیدا ہوتی ہے تو کرہ زمین میں دراڑ آ جانے سے معدنیات سطح زمین پر نمودار ہو جاتی ہیں۔ ماہرین علم الارض اپنے تجربانی عمل سے ان کی نشان دہی کر دیتے ہیں۔ ریت میں مقناطیس پھرانے سے لوہے کے ذرات مقناطیس سے چمٹ کر باہر نکل آتے ہیں ہواؤں میں پانی برف اور اولے موجود ہوتے ہیں اور خون میں ہڈی اور گوشت۔

غرض کائنات میں بہت سے افراد ملے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اکائی کی صورت میں کسی شئے کا ملنا ناممکن ہے۔ یہی حال نفس واحدہ کا تھا۔ نفس واحدہ پہلے محض ذات واحدہ تھی۔ مگر قرآنی تعلیمات اور سائنسی معلومات کی رو سے وہ تذکیر و تانیث کے دونوں پہلوؤں پر مشتمل تھی۔ مرورِ زمانہ سے قدرتاً نفس واحدہ کے جسم میں وہ توانائی پیدا ہوئی جو اسے دو الگ حصوں میں تقسیم کرنے کیلئے لازم تھی چنانچہ عین وقت پر نفس واحدہ نر و مادہ میں تقسیم ہو گیا۔ اس میں دقت فہم یہ معلوم ہوتی ہے کہ نفس واحدہ کے دونوں جسمانی حصے مختصر فرق ہونے کے باوجود گوشت پوست میں مخلوط تھے ان کا گوشت پوست کیسے الگ ہوا یہ بات نفس واحدہ کے بدنی کیمیائی عمل سے واضح ہوتی ہے نر و مادہ کے دونوں حصے اگرچہ شروع میں اجتماعی صورت میں تھے اور ان کے گوشت پوست میں کوئی مرئی فرق نہ تھا مگر وہ نر و مادہ کے مختلف حصوں کے باعث الگ الگ ہی تھے وہ اس بات کے ضرور تمند تھے کہ مرورِ زمانہ اپنے وقت پر وہ اپنے اعضاء اور گوشت پوست ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں جیسا کہ مدت حمل پوری ہو جانے کے بعد تو مولود خود بخود شکم مادر سے باہر نکل آتا ہے۔ یہ بھی گویا نر و مادہ پیدا ہونے سے قبل نفس واحدہ کے حمل کا زمانہ تھا جو مدت مقررہ تک جاری رہا ہے یہ اس امر کی تفہیم کا نمونہ ہے۔

قدرتی دستور اس امر کو واضح کر رہا ہے کہ گویا نفس واحدہ گوشت میں قدرتاً ایسی تفریق موجود تھی جو مرورِ زمانہ سے تکمیل و تقویت پا کر مؤثر ہوئی اور نر و مادہ کے مختلف حصوں میں تقسیم کر گئی۔ یعنی دونوں کا گوشت بھی نر و مادہ کی صفات پر مشتمل تھا۔ مخلوط ہونے کے باوجود وہ باہم دگر صفات میں مدغم ہونے سے محفوظ رہے اور اس اختلاف کی بناء پر ان کی علیحدگی کا راز سمجھ میں آ جاتا ہے۔ نر کا تمام جسم اور اس کے رگ و ریشہ قوت مؤثرہ کے محرک ہوتے ہیں اور مادہ کا قوت متاثرہ جن سے ان میں پہلے اجتماعی صورت میں گذران ہوتی رہی۔ یہ ان کی خام اور ناپختہ صورت حال معلوم ہوتی ہے جس میں ان دو [illegible] تعاون لازم تھا۔ جب وہ انتہائے تکمیل کو پہنچ گئے تو یک جائی صورت میں قائم رہنا مشکل ہو گیا۔ اور وہ خود بخود الگ ہو گئے اب ان کا جوڑ برابر کا معلوم ہوتا تھا۔

ترقی پذیر حالت میں تعاون لازم ہے اور ترقی یافتہ صورت میں قدرتی تعاون ختم ہو جاتا ہے۔ یہی حال نفس واحدہ کا ہوا۔ جب باہمی ملاپ کی ضرورت تھی تو وہ دونوں قوتیں باہمدگر میل ملاپ سے کام کرتی رہیں اور تصادم سے بچی رہیں ورنہ دونوں قوتوں کے کمال تک پہنچ جانے کے بعد دونوں کا یکجائی نباہ مشکل ہو جاتا۔ اور ان کی قوتوں کے نتائج حسب دلخواہ نہ نکلتے بلکہ ان میں تقابل کی صورت پیدا ہو کر کشمکش جاری رہتی اس سے عجیب نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ نر و مادہ کی قوتوں اور ان کے جذبات کی طرح ان کا گوشت پوست بھی نر و مادہ کے جذبات کے اثرات کے ماتحت ایک دوسرے سے الگ ہوتا ہے کیونکہ ان کی صفات کا اثر ان کے خون اور گوشت پوست میں بھی موجود ہوتا ہے۔ ان کی تفریق بھی قدرتاً آسان ہو جاتی ہے

واللہ اعلم بالصواب۔

اب قابل تفہیم سوال یہ رہ جاتا ہے کہ نفس واحدہ کے دونوں پہلو کیسے ایک دوسرے میں مدغم یا مخلوط تھے اور پھر کیسے جدا ہوئے۔

آیہ کریمہ میں ھا کی ضمیر محض نسائیت کا ذکر کرتی [illegible] ور مرد از حصہ کا مطلق ذکر نہیں کرتی اس بارے میں عقلاً یہی کہا جا سکتا ہے کہ زنانہ حصہ جسم کو بچہ کی پرورش میں زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اسی بناء پر مادہ کو پر تفوق اور فضیلت حاصل ہے۔ مرد کا کام رحم مادر میں نطفہ گرانے تک ہے اس کے بعد مرد خود بیزار ہو کر الگ ہو جاتا ہے اور بچہ کی پرورش کا خیال تک اس کے دماغ میں نہیں آتا۔ مادہ ایام حمل میں بچہ کی پرورش کا کام کرتی ہے اور اس کے بعد دودھ پلانے اور بچپن میں اس کی پرورش کا۔ لہٰذا شروع میں نر و مادہ دونوں حصوں میں ایسی عمدہ پیوستگی رہی کہ باہمی تعاون سے کام چلتا رہا اور وقت آنے پر سالم صورتوں میں الگ ہو گئے۔ ھا کی ضمیر کا فلسفہ اسی بناء پر ماں کو شرفِ فضیلت بخشتا ہے۔

مزید براں مرد کے فعل میں اکثر عیاشی کا رجحان پایا جاتا ہے اور عورت کے فعل میں اطاعت خدمت۔ نفس کشی اور ایثار۔ اس عمل میں مادہ فائق ہے۔ بعض حشرات الارض کی تذکیر و تانیث اجتماعی صورت میں اب بھی موجود ہے۔ شروع میں انسان بھی انہی جیسے حالات سے گذرا۔ تقدیر الٰہی سے اس کا مقصدِ حیات اور تھا۔ اس لیے اس کے مطابق پہلے انہی کی طرح پرورش پاتا رہا اور بعد میں تذکیر و تانیث کے چکر میں الگ نر و مادہ کی صورتوں میں آ گیا۔ اس کے بعد انسانیت کا جوہر ابھرنے لگا اور یہاں سے دورِ انسانیت شروع ہو گیا۔ انسانیت کی ترقی کیلئے یہی لازم تھا۔

المختصر نفس واحدہ میں نر و مادہ کی جنسی تقسیم اسی طرح سمجھ میں آ سکتی ہے کہ نفس واحدہ پر بالآخر ایسا زمانہ آیا کہ اس کی باطنی قوتیں پایہ تکمیل کو پہنچ کر اس کے بدن سے ترقی یافتہ صورت میں نئی مخلوق کے آغاز کا باعث ہوئیں جس میں نر و مادہ کی پیدائش میں تفریق ہو گئی گویا ترقی یافتہ مخلوق اس کائناتی شجر کا پھل تھا جو ہمیشہ آخر میں پک کر تیار ہوتا ہے کہ نفس واحدہ کی باطنی قوتوں سے نر و مادہ پیدا ہونے تھے۔ یہ تفریق اول نفس واحدہ کی باطنی قوتوں کے اختلاف کا پتہ دیتی ہے۔ اور پھر جب وہ ضرورت پوری ہو گئی اور نفس واحدہ کی ضرورت نہ رہی تو نفس واحدہ کی ہستی بذات خود فنا ہو گئی اور آئندہ نسل کی تخلیق پیدا شدہ نر و مادہ کے حصہ میں متعدد ہو گئی۔

ازالہ اشتباہ

حضرت مصلح موعود نے سورۃ النساء کی پہلی آیت کے الفاظ مبارکہ

وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا

کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ

"اور اس کی جنس سے ہی اسی (نفس واحدہ) کا جوڑا پیدا کر دیا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ نفس واحدہ کے دونوں نر و مادہ حصے تکمیل پا کر الگ ہو گئے۔ اس سے یہ اشتباہ پیدا ہوتا ہے کہ جسمانی حصوں کے گوشت پوست کی علیحدگی نفس واحدہ کے رحم کا باطنی فعل ہے مگر یہ قیاس بیان فرمودہ تفسیر کی غلط فہمی پر مبنی ہوگا

حقیقت الامر یہ ہے کہ اس میں اشارۃً یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تخلیق کائنات کے ساتھ دو ادوار کی تخلیق وحدت شخصی کی صورت میں یک جنسی ہوتی رہی تیسرے دور میں نفس واحدہ کی تخلیق کا یہی دستور رہا یعنی نفس واحدہ سے دونوں طاقتوں والے نفس واحدہ ہی پیدا ہوتے رہے جو یکجائی طور پر نر و مادہ طاقتوں پر مشتمل تھے اس کے بعد دستور تخلیق کا نیا دور آیا کہ نفس واحدہ کے نطفہ امشاج میں باطنی طور پر فطرتاً ایسا تغیر رونما ہوا کہ نفس واحدہ کا نطفہ امشاج دو حصوں میں تقسیم ہو کر دو قطروں کی صورت میں یکے بعد دیگرے رحم مادر میں داخل ہوا اور ان قطروں سے نر و مادہ جوڑے پیدا ہونے لگے خواہ وہ بیک وقت ہم جنس نر و مادہ تھے یا بیک وقت نر و مادہ کے جوڑے۔

غرضیکہ انسانی پیدائش اسی طرح ہونے لگی۔

اب نر و مادہ کے الگ ہو جانے کی تفسیر بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ شروع میں ہی نفس واحدہ کے نر و مادہ حصے الگ ہو جاتے تھے اور الگ رحم مادر میں قطروں کی شکل میں دخول پاتے تھے۔ اس کے بعد ان کی پرورش رحم مادر میں الگ الگ ہونے لگی۔ مدت حمل پوری ہو جانے کے بعد نر و مادہ الگ الگ پیدا ہوتے یعنی تخلیق نے اجتماعی صورت کی بجائے انفرادی صورت اختیار کر لی۔ چونکہ یہ تخلیق آدم کا جسمانی طور پر آخری مرحلہ تھا اس لیے اسی عمل کو استقلال حاصل ہو گیا۔ اور نفس واحدہ کا سلسلہ ناپید ہو گیا۔ زمانہ کے واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ لہٰذا اشتباہ ختم ہو گیا

تخلیق آدم کا مزید ضروری انکشاف

پہلے حصہ مضمون میں ہم بیان کر آئے ہیں کہ نفس واحدہ چوتھے دور سے متعلق ہے جس میں نفس واحدہ سے نر و مادہ کے جوڑے الگ الگ پیدا ہوئے تھے مگر سورۃ النساء کی پہلی آیت پر غور کرنے سے ہمیں تیسرے دور میں ہی نفس واحدہ کی جھلک نظر آنے لگتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس واحدہ دراصل دو ادوار میں سے گزرا ہے۔ تیسرا اور چوتھا دور جیسا کہ فرمایا۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

تمہاری پہلی تخلیق نفس واحدہ سے نر و مادہ طاقتوں پر مشتمل یک جنسی تولید بیک شخصیت ہوئی تھی۔

اس کے بعد دوسرا دور

خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

کا آیا جس میں نفس واحدہ سے نر و مادہ جوڑے پیدا ہونے لگے۔ یعنی نفس واحدہ کی زندگی دو ادوار سے گذری تیسرا اور چوتھا اور ہر دور میں اس کی ڈیوٹی الگ تھی۔

پہلے دو ادوار کی مخلوق سے قطعی لاعلمی کے باعث کچھ کہنا تاریکی میں چھلانگ لگانا ہے سوائے اس کے کہ وہ بگڑتے بنتے سنورتے اور ترقی پذیر ہوتے چلے گئے۔ اور تیسرے دور کے نفس واحدہ کی صورت میں آ گئے۔

ترقی یافتہ صورت میں شکل و شباہت کے لحاظ سے تیسرے دور کا نفس واحدہ نسل انسانی کی بنیادی اینٹ ہے۔

چوتھے دور کا نفس واحدہ تفریق جنس کی اہلیت کی بناء پر نسل انسانی کے اباؤ اجداد میں شمار ہونے کے لائق ہے کیونکہ اس سے انسانی مرد و زن کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسی کے تیسرے دور کے بارے میں کچھ مزید علم ہوتا ہے۔ اسے مزید خردی انکشاف کہا جا سکتا ہے۔ اب صرف انسانی شاک سے پہلے دو ادوار میں پیدا ہونیوالی مخلوق (دولب) زاویہ گمنامی میں مستور پڑی رہ جاتی اور تیسرے دور سے لیکر چھٹے دور تک وہ گویا معلومات میں ساتھ آ جاتی ہے تیسرے اور چوتھے ادوار کے نفس واحدہ میں قد و قامت اور ڈیل ڈول میں فرق تھا مگر وہ شکل و شباہت میں انسان سے ملتے جلتے تھے۔

پانچویں دور میں نفس واحدہ کی اولاد یعنی وحشی لوگ مطلق حیوانیت سے نکل کر نیم عالم انسانیت میں جلوہ افروز ہو گئے اور چھٹے دور میں وہ متمدن ہو کر انسانیت کی منزل پر گامزن ہو گئے۔ جوں جوں پہلے ادوار کی مخلوق ترقی یافتہ صورت میں بالائی دور میں داخل ہوتی گئی وہ متعلقہ دوری کے اختتام کے ساتھ ناپید ہوتی چلی گئی۔ یہ سلسلہ پانچویں دور تک جاری رہا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کلام الٰہی سے دور انسانیت کی ابتداء

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ انسانیت کے اجرام میں پہلے دو ادوار کا ذکر چھوڑ کر خدا تعالیٰ نے نفس واحدہ کے تیسرے یک جنسی دور سے اس کا ذکر اشارۃً شروع کیا ہے جبکہ اسی دور میں انسانیت کی بنیاد پڑی اور یک جنسی نر و مادہ کی قوتوں سے حیوانی اولاد ہونے لگی مگر اسے انسانی اولاد نہیں کہا جا سکتا۔ سورۃ الدھر کے رکوع اول کی ابتدا میں خدا تعالیٰ نے دور انسانیت کو آیہ مبارکہ

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ سے شروع فرمایا ہے نطفہ امشاج کا اصل تعلق نر و مادہ وحشی مخلوق سے ہوتا ہے اور انسانی مخلوق سے بھی کیونکہ سورہ ہذا میں انسانیت کی مبینہ صفات انسانوں پر عائد ہوتی ہیں جب وہ سمیع و بصیر ہو کر ابتلاء و آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں یا اس کے قابل ہو جاتے ہیں اس سے پہلے انسان میں یہ صفات پیدا نہ ہوئی تھیں۔ اسی لیے اسے انسانوں کے زمرہ میں شمار نہ کیا گیا اور نہ وہ بازپرس کے قابل ہوا لہٰذا انسان کی تعریف یہ ہوئی کہ اس میں انسانی استعدادیں پائی جائیں اور وہ اپنے اعمال کے بارے میں جوابدہ ہو سکے یہ چھٹے دور تخلیق کی بات ہے۔

شکم مادر میں منتقل ہونے سے دوسرا نکتہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسانی استعدادیں تقدیر الٰہی سے نر و مادہ کے صلبی نطفہ امشاج سے اس وقت پیدا ہوئیں جب شعور انسانیت بیدار ہونے کا وقت آیا یہاں سے عالم انسانیت شروع ہوا اور انسان اس میدان میں قدم رنجہ ہونے لگا سورۃ النساء کی آیہ مبارکہ میں نفس واحدہ سے دوسرے نمبر پر وحشی مخلوق اور تیسرے نمبر پر دور انسانیت کے آغاز کا ذکر ہے۔ جو صلبی اولاد کے ذریعہ قیامت تک ممتد ہے۔

دخل در معقولات کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ڈارون تھیوری بھی اسی اصول پر مبنی ہے کہ بندر فطرتاً دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ پہلے بندر میں انسانی اور حیوانی دونوں صفات تھیں وقت آنے پر اس کے دو حصے ہو گئے زمین پر چلنے والے بندر آدمی بن گئے کیونکہ انہیں چلنے پھرنے کیلئے لمبی ٹانگوں کی ضرورت تھی۔ اور درختوں پر بسیرا کرنے والے بندر چھوٹی ٹانگوں کی بناء پر حیوانی بندر ہی بنے رہے مگر اس نظریہ میں سوائے قیاسی بناوٹ کے کوئی فطری اصول کارفرما نظر نہیں آتا۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ انسان مقدر نسل انسانی کے شاک سے پیدا ہوا ہے اگرچہ فطرتاً اسے مختلف ادوار میں مختلف شکلوں میں متشکل ہونا پڑا مگر انسانی پیدائش مطلق حیوانی مادے والے شاک سے نہیں ہوئی۔ اور یہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ شمائل و خصائل کے لحاظ سے اولاد فطرتاً باپ پر ہوتی ہے یہ قیاس نہیں کہلا سکتا۔ انسان میں انسانی صفات کا پایا جانا لازم ہے اور حیوان میں حیوانی کا۔

بندر شروع سے بندری حالت میں چلا آ رہا ہے۔ نہ اس کی شکل میں کوئی فرق اور نہ عادات میں لہٰذا بندر کا نسل انسانی سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں

دوسرے یک جنسی اولاد کا نر و مادہ جوڑوں میں پیدا ہونا خلاف فطرت نہیں اگر جملہ حیوانی انواع زندگی پر نظر ڈالی جائے تو وہاں بھی یہی اصول کارفرما نظر آئے گا۔ کہ شروع میں ہر حیوانی نسل یک جنسی تھی مرور زمانہ کے بعد میں رفتہ رفتہ ہر شعبہ حیات میں نر و مادہ الگ الگ پیدا ہوتے رہے۔ سائنس دان حضرات کی تحقیق کے مطابق شروع میں ہر شعبہ حیات کے رینگنے والے حشرات الارض سے زمین اٹی پڑی تھی اور زمین پر انہی کی حکومت نظر آتی تھی وہ حشرات الارض خاندانی صفات کی بناء پر اپنے ماحول میں زندگی بسر کرتے رہے اور اپنی اصل حیثیت کی طرف مارچ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ رفتہ رفتہ نر و مادہ مقدر صورت میں آ گئے۔ وہ شروع ہی سے الگ تھلگ نر و مادہ نہ تھے یہ کام مرور زمانہ کے مطابق اور وقت کی رفتار کے ساتھ ہوتا رہا

یہی مثال انسان نر و مادہ کا ہوا اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ تبدیلیاں نر و مادہ کے صلبی مادے میں پیدا ہوئیں رحم مادر انہیں بجنسہٖ قبول کر کے ان کی پرورش کا کام سرانجام دیتا رہا۔ جیسا کہ پہلے بھی مذکور ہو چکا ہے۔

گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کے محسنِ اعظمؐ

(مکرمہ سائرہ انجم صاحبہ بنت سید غلام محمد شاہ صاحب فیصل آباد)

جس طرح سمندر کو قطرہ قطرہ کرکے گننا مشکل بلکہ ناممکن ہے بالکل اسی طرح رحمۃ للعالمین کی سیرت طیبہ کے ہر پہلو پر روشنی ڈالنا ممکن نہیں کس کا قلم ہے جو اس کی مدحا صل طور پر تحریر کر سکے۔ اور کس کی زبان ہے جو اس کے اوصاف حمیدہ تمام وکمال بیان کرنے کا حق ادا کر سکے

خدا کی قسم مگر اس محسن اعظم سرور کائنات خاتم الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات لکھنے کے لیے تمام درخت قلم اور تمام سمندر سیاہی بنائے جائیں تب بھی آپ کی صفات مکمل نہ ہو سکیں گی جن کے وجود گرامی سے قندیل نبوت ضوبار ہوئی جن کی بعثت سے قبل دنیا میں ہر طرف جہالت وگمراہی، قتل و غارتگری، بے شرمی و بے حیائی، بت پرستی وبت گری، جھوٹ وغیبت، زنا کاری و درندگی، شراب نوشی اور شرک کا دور دورہ تھا اور جن کی بعثت کے بعد برائیوں کے بادل چھٹنے لگے اور ہر طرف اجالا پھیل گیا۔ اس محسن اعظم نے اس وقت انسان کو خدا سے ملایا جب وہ خدا کے نام سے ناآشنا اور اس کے وجود سے منکر تھا۔ اس محسن کائنات نے اس وقت شمع توحید لے کر راہ حق کی نشان دہی کی جب بشر ظلمت و گمراہی کے ہولناک وہیبت اندھیرے میں گم تھا۔ ہر چند کہ عرب کا ذرہ ذرہ آپؐ کا بچہ کے پیروکاروں کا جانی دشمن ہو گیا۔ شمع رسالت کو بجھانے کے لیے چاروں طرف سے مخالف ہوائیں چلیں بگولے اٹھے اور طوفان بن کر قہر وغضب برسانے لگے کبھی اس کی راہوں میں کانٹے بچھائے گئے کبھی جسم مبارک پر پتھر برسائے گئے کبھی اس پر غلاظت کے ڈھیر پھینکے گئے تو کبھی شہید کرنے کی کوشش کی گئی مگر آفرین اس وجود اقدس پر جس نے ہر اذیت برداشت کر کے اس عظیم الشان کام کو پورا کیا۔ جو کام خدائے بزرگ وبرتر نے اسے سونپا تھا۔

اس نے اسلام کے جھنڈے کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور اسے سرنگوں نہ ہونے دیا

سرور کونین کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو بلاشبہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے آپؐ کا تو خود خدا تعالیٰ مدح سرا ہے آپؐ صفات باری کے مظہر اتم تھے۔ اس لیے ایک طرف تو ان کا خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق تھا تو دوسری طرف مخلوق خدا کی محبت سے سرشار تھے۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور غم خواری ایک ٹھاٹیں مارنے والے سمندر کی طرح آپ کی ذات والا صفات میں موجود تھی آپؐ نے صرف ان لوگوں پر ہی نظر کرم نہیں ڈالی جو آپؐ کی جماعت میں شامل تھے بلکہ آپ پوری انسانیت کے لیے رحمت وبرکت اور محبت وشفقت تھے۔ آپؐ پیکر رحمت تھے۔ میدان جنگ ہو یا مسجد نبوی جہاد کا وقت ہو یا تبلیغ کے اوقات تمام اعمال واشغال میں آپؐ کو اپنی امت کی بہتری کا خیال رہتا۔ صبر واستقلال کا یہ عالم تھا کہ طائف کے بازاروں میں جب دشمنان اسلام نے آپؐ پر پتھر برسائے تو آپؐ جواب میں محبت وشفقت کے پھول برساتے گالیوں کے بدلے میں دعائیں دیں۔ اُحد کے میدان میں جب شمع نبوت کے دشمن چراغ ہدایت کو گل کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے تھے تو اس وقت بھی رحمت مجسم دست مبارک اٹھائے ان کے حق میں دعا مانگ رہے تھے۔ صبر و استقلال کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک بوڑھی عورت نے آپؐ پر کوڑا پھینکا آپؐ نے جواب میں کچھ نہیں کہا بلکہ سر جھکا کر خاموشی سے آگے بڑھ گئے وہ عورت کئی روز تک یہ عمل دہراتی رہی حتی کہ ایک دن بیمار پڑ گئی۔ آنحضرتؐ مقررہ وقت پر وہاں گئے تو اسے نہ پا کر لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ عورت بیمار ہے چنانچہ آپؐ اس کی عیادت کیلئے خود تشریف لے گئے بوڑھی عورت آپؐ کے حسن خلق اور اخلاق سے اس قدر متاثر ہوئی کہ اسلام قبول کر لیا۔ ایمانداری اور سچائی کا یہ عالم تھا کہ دشمن بھی آپؐ کو صادق وامین کے نام سے یاد کرتے تھے اور اپنی امانتیں آپؐ کے پاس رکھواتے تھے۔ فہم وتدبر کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے سردار آپؐ سے مشورہ لینے آتے اور آپؐ کی دانشمندی پر دنگ رہ جاتے جنگ اُحد میں آپؐ نے مجاہدین کی صفیں درست کی تھیں۔ اور بڑی سوجھ بوجھ سے معمولی فوج کو اس طرح مختلف مقامات پر کھڑا کیا کہ دشمن کی فوج ان کے حملے سے تتر بتر ہو گئی مگر جونہی مجاہدین مال غنیمت اکٹھا کرنے کیلئے آنحضورؐ کی ہدایت کے خلاف اس مقام سے ہلے تو نقصان اٹھانا اور پشیمان ہونا پڑا

سخاوت اور فیاضی آنحضرتؐ کا بہترین وصف تھا۔ جس کا اعتراف دشمن بھی کرتے تھے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی آیا اور آپؐ سے سوال کیا آپؐ نے اس کو بھیڑ بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ جس سے پہاڑ کی وادی بھر جائے وہ واپس گیا تو کہنے لگا لوگو! مسلمان ہو جاؤ خدا کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس طرح دیتا ہے کہ تنگی یا محتاجی کا ڈر نہیں رہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو کچھ آتا وہ غرباء مساکین اور ضرورتمندوں میں بانٹ دیا کرتے حتی کہ اپنے پاس کچھ نہ رکھتے خود بھوکے رہتے مگر اپنا حصہ سائل کو دے دیتے۔ آپؐ کی محبوب بیوی حضرت عائشہؓ فرماتی کہ میں نے آپؐ سے زیادہ فیاض کوئی نہ دیکھا ایک مرتبہ فرمایا عائشہ گھر میں چھوہارے کا ایک ٹکڑا بھی ہو تو غریب کو آتش جہنم سے بچو۔

اسی طرح ایک موقعہ پر فرمایا عائشہ سائل کو گن گن کر نہ دیا کرو ورنہ خدا تمہیں بھی گن گن کر دے گا۔ سادگی اور قناعت کا یہ حال تھا کہ دو جہان کے بادشاہ تھے مگر مٹی کے بنے ہوئے چھوٹے سے حجرے میں رہتے تھے۔ گھر کا اثاثہ چند معمولی برتنوں پر مشتمل تھا روکھی سوکھی مل جاتی تو کھا لیتے ورنہ کئی کئی روز فاقہ ہوتا مگر خدا کی یاد سے ایک پل غافل نہ رہتے۔ گھر میں چالیس چالیس روز تک چراغ نہ جلتا۔ نرم بچھونا تو بیماری کی حالت میں نہ کھایا تھا۔

ایفائے عہد کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ تین روز تک عبداللہ بن ابی کا انتظار کرتے رہے تھے اور اس خیال سے ایک انچ نہ ہٹے تھے کہ یہ وعدہ کے خلاف ہے

آنحضورؐ سراپا رحمت تھے یتیموں کے والی غلاموں کے مولیٰ اور ضعیفوں اور ناداروں کے سہارے تھے۔ عورت جو اس دور کی مظلوم ترین ہستی تھی جس کی قسمت اور زندگی کی ڈور مردوں کے ہاتھ میں تھی رحمۃ للعالمین نے اسی بے بس ومجبور ضعیف وجود پر رحمت کی نظر کی اور ظلم اور بربریت کا نشانہ بننے سے بچایا اور اسے عظمت اور تقدس عطا کیا۔

آج عورت پیارے آقا نبیوں کے سردار فخر انسانیت کے طفیل ہی سر اٹھا کر مردوں کے شانہ بشانہ چل رہی ہے۔

رسول مقبولؐ ایک ایسا مسیحا تھے جنہوں نے انسانیت کے مردہ جسم میں پھر سے زندگی کی روح پھونک دی اس کے محبت سے عاری دل میں خدا اور انسانیت کی محبت کا بیج بو دیا۔ آپؐ کی ذات ایک چشمے کی مانند ہے جو ویران وبنجر زمین کو سیراب کرتا ہے۔ اور جس کے ٹھنڈے اور میٹھے پانی سے مخلوق خدا اپنی پیاس بجھاتی ہے۔

افسوس آج مسلمان اپنے پیارے نبی کی روح پرور تعلیم کو فراموش کرتا چلا جا رہا ہے۔ وہ بھول گیا ہے کہ اس کی منزل اسلام اور اس کا راستہ پیغمبر اسلام کا اسوۂ حسنہ ہے۔ اور رسول مقبولؐ کے احکام کی پابندی میں اس کی دینی اور دنیاوی فلاح کا راز مضمر ہے۔ اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں اور ان کے افعال و اعمال خدا اور اس کے رسولؐ کی ناراضگی کا سبب بنتے ہیں ایسے لوگ قیامت روز عبرت وندامت سے کف دست ملتے نظر آئیں گے۔

قرآن کریم اور سنت رسولؐ روشنی کے اہم مینار ہیں انہیں سے ہم فلاح دارین کو حاصل کرنے کا راستہ معلوم کر سکتے ہیں

ہر احمدی کا وہ مرد ہو یا عورت فرض ہے کہ وہ ان راہوں پر چلے اور اپنے روح و قلب میں خدا کی محبت اور فرمانبرداری کا بیج بوئے تا لوگ اس سے متاثر ہو کر خود بخود اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر

مختلف جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی طرف سے جلسوں کا انعقاد

نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے منعقد کئے جائیں۔ پاکستان کی مختلف جماعتوں نے اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کئے۔ اور پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اہمیت وعظمت بیان کی اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بہت سی رپورٹیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ البتہ عدم گنجائش کی وجہ سے ذیل میں صرف ان جماعتوں کے نام درج کئے جا رہے ہیں۔ جن کی طرف سے الفضل کو اس جلسہ کے انعقاد کی رپورٹ موصول ہو چکی ہے۔

احسن آباد ضلع گوجرانوالہ، بدوملی ضلع سیالکوٹ، بورے والا ضلع وہاڑی، بھلوال ضلع سرگودھا، اورحمہ ضلع سرگودھا، اسلام آباد کاڑہ، بھون ضلع جہلم، ٹنڈو جام (سندھ) ٹیکسلا (حلقہ نارو قیہ) چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا چک ۶۱ رب بیدیانوالہ ضلع فیصل آباد، چک ۱۸۴-آر ضلع بہاول نگر، چک ۱۱۷ جھور ضلع شیخوپورہ، چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ چک ۳۶۷ ج ب جلیانوالہ ضلع فیصل آباد، چک ۶ ۱۱-ایل ضلع ساہیوال، چک ۲۱۹ رب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد۔ چک ۶۰ رب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد چک ۹ پنجار ضلع سرگودھا۔ چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد، چونڈہ ضلع سیالکوٹ، واتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ، دوالمیال ضلع جہلم، ڈسکہ ضلع سیالکوٹ، راولپنڈی، رحیم یار خاں، رکھ چراگاہ بھیرہ ضلع سرگودھا، سانگھڑ (سندھ) سلیم پور ضلع سیالکوٹ، سیالکوٹ شہر، شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات، تلو کالرد الہ ضلع سیالکوٹ، قمر آباد ضلع نواب شاہ (سندھ) کنجروڑ ضلع سیالکوٹ، کنری ضلع تھرپارکر (سندھ) کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ، کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد، کھوکھر غربی ضلع گجرات، گوٹھ عنایت اللہ ضلع سکھر (سندھ) گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ، گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا، لاہور، ماڈل ٹاؤن لاہور، مالوکے ضلع سیالکوٹ، منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات، مونگ ضلع گجرات۔ میرابھڑکا ضلع میرپور (آزاد کشمیر) نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ، واہ کینٹ

لجنات اماء اللہ:۔

جلال پور، چنیوٹ ضلع جھنگ، چک ۸۴ رب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد، چونڈہ ضلع سیالکوٹ، حلقہ وسطی چھاؤنی لاہور، رائے ونڈ، سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ قیادت ۱۰ کراچی، کنری (سندھ) کوٹ آغا، کوئٹہ، گجرات، ملتان۔

ناصرات الاحمدیہ:۔

بھیرو چیچی ضلع تھرپارکر (سندھ) فیصل آباد شہر

مجالس خدام الاحمدیہ:۔

جھرانی منڈی ضلع شیخوپورہ، چک سکندر ضلع گجرات، محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ

ضروری اعلان برائے لجنات

تمام لجنات کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ کے آل پاکستان اتھیلٹکس ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والی کھلاڑیوں کے نام ۲۳ مارچ تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ یاد رہے کہ کھیلیں ربوہ میں ۳۰، ۳۱ مارچ کو ہو رہی ہیں۔

(سیکرٹری شعبہ صحت جسمانی)

ہفتہ تربیت

لجنہ مرکزیہ کی طرف سے جو لائحہ عمل شعبہ تربیت کو دیا گیا ہے اس میں ایک شق ہر سہ ماہی کے بعد ایک ہفتہ تربیت منانے کی ہے۔ اس کی وضاحت نوٹ کر لیجئے۔ اس کا مقصد مسلسل سات روز اجلاس کرنا نہیں بلکہ ہر شق پر کسی نہ کسی رنگ میں عملی قدم اٹھانا ہے۔ مثلاً بے پردگی ہے۔ اس کے لئے تین ماہ میں جو جائزہ آپ نے لیا اس کے مطابق اگر کوئی بے پردہ ممبر آپکے علم میں آئیں تو ایک دن ان کی اصلاح کے لئے کوئی قدم اٹھائیے۔ مثلاً کوئی عہدیدار یا ممبران سے ملاقات کریں۔ قرآن و حدیث کے مطابق اس موضوع پر ان سے تبادلہ خیال کیا جائے۔ اسی طرح بے پردہ موصیہ تک حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد پہنچایا جائے تیسرا دن بدرسومات کے لئے مقرر کریں۔ یقیناً اس عرصہ میں کوئی مبارکباد کی مستحق ہوگی اور کوئی تعزیہ کی۔ اسی طرح تمام شقوں پر عمل کیا جائے۔ ایک دن مختلف اسلامی۔ اصلاحی عنادین پر مختصر تقاریر کروائی جائیں۔ غرض یہ ہے کہ ہر لجنہ ان امور کو مدنظر رکھ کر اپنے اپنے حلقہ کا اپنے ماحول اور ذرائع کے مطابق سروے کرے۔ اسی طرح جس طرح ایک ماہر طبیب مریض کی تشخیص اور علاج کرتا ہے۔ صرف جلسہ کرنا اور دو ایک تقاریر کرنا اپنے سے اصل غرض پوری نہیں ہوتی۔ برائے مہربانی تمام لجنات اس طرف توجہ دیں۔ شکریہ۔ (تقاریر کے لئے سارے حلقوں کا ایک جلسہ کافی ہے مثلاً ربوہ میں فقط ایک جلسہ سے خاطر خواہ فائدہ ہو سکتا ہے)

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ۔ ربوہ)

آل ربوہ تقریری مقابلہ

مجلس اطفال الاحمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ کے زیر اہتمام ۱۰ مارچ کو بعد نماز مغرب "مسجد احمدیہ" اطفال کا "آل ربوہ تقریری مقابلہ" کروایا گیا۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب مربی اعلیٰ اطفال الاحمدیہ ربوہ نے کی۔ اس مقابلہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حلقہ فیکٹری ایریا کے ایک طفل وسیم احمد نازنے کی۔ اس مقابلہ میں مختلف حلقوں کے ۱۵ مقررین نے حصہ لیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق نتیجہ یہ رہا:۔

اوّل:۔ محمود عارف — دارالعلوم غربی ربوہ
دوئم:۔ ناصر احمد — دارالرحمت وسطی "
سوئم:۔ عبدالباسط — " "
چہارم:۔ حماد اکبر — " "

پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم ماسٹر سعد اللہ خاں صاحب صدر محلہ فیکٹری ایریا نے اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا اس کے بعد مکرم مربی اعلیٰ اطفال الاحمدیہ ربوہ نے دعا کروائی اور دعا کے بعد یہ مقابلہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ ربوہ)

سپاس تشکر

خاکسار ان تمام بہنوں، بھائیوں اور اداروں کا مخلصانہ شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے نہایت شفقت پیار اور خلوص سے میری والدہ صاحبہ کی وفات پر ہمدردی کا اظہار فرمایا اور میری ہمت بڑھائی۔ اکثر دوست خود بھی میرے غریب خانہ پر تشریف لائے چونکہ ہر بہن بھائی کو اندرون و بیرون ملک جواب دینا بہت مشکل ہے۔ اس لئے روزنامہ الفضل کی وساطت سے میں احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی برکات سے نوازے۔ آمین

ظفر اللہ خاں امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

ذخیرہ عمر ہسپتال ربوہ

(۱۵)

(یکم اگست ۱۹۸۰ء تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۱ء)

مکرم	محمد افضل صاحب چیمہ	مزنگ	لاہور	۶۰ — ۰۰
"	شیخ عبدالحمید صاحب	"	"	۳۰ — ۰۰
مکرمہ	اہلیہ طاہر احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
"	نعیمہ سلہری صاحبہ	"	"	۱۰ — ۰۰
"	بیگم صاحبہ پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر سنت نگر		"	۴۰ — ۰۰
"	تنویر ہاشمی صاحبہ	"	"	۲۰ — ۰۰
"	والدہ صاحبہ گوہر صاحب	"	"	۲۰ — ۰۰
"	غزالہ بیگم صاحبہ	"	"	۱۰ — ۰۰
"	رابعہ بی بی صاحبہ	"	"	۱۵ — ۰۰
مکرم	ملک نثار احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
"	مسعود انور شاہ صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ	اہلیہ رانا نذیر احمد صاحب	"	"	۲۰ — ۰۰
مکرم	چوہدری محمد مسیح اللہ صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
"	شاہد مشتاق صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
"	رشید احمد صاحب ہاشمی	"	"	۵۰ — ۰۰
"	ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
"	محمد ابراہیم صاحب	شالامار ٹاؤن	"	۵۰ — ۰۰
مکرمہ	عابدہ خانم صاحبہ	"	"	۲۵۰ — ۰۰
مکرم	داؤد احمد صاحب	"	"	۱۱۵ — ۰۰
"	منیر احمد صاحب جاوید	"	"	۵۰ — ۰۰
"	بشیر احمد صاحب باجوہ	"	"	۵۰ — ۰۰
"	منیر احمد صاحب	"	"	۲۰ — ۰۰
مکرمہ	مسرت بشیر صاحبہ	"	"	۲۱ — ۰۰
مکرم	عبداللطیف صاحب	ٹاؤن شپ	"	۷۵ — ۰۰
"	عبدالستار صاحب	"	"	۷۵ — ۰۰
"	حفیظ اللہ صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
"	عبداللطیف صاحب انور	"	"	۷۵ — ۰۰
"	مبارک احمد صاحب طاہر	مدینہ کالونی	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ	اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام رسول صاحب	وحدت کالونی	"	۲۰ — ۰۰
"	شاہانہ اختر صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالشکور صاحب		"	۲۰ — ۰۰
مکرم	مجید احمد صاحب بٹ	"	"	۲۰ — ۰۰
مکرمہ	بیگم راشدہ اظہر صاحبہ	"	"	۵۰ — ۰۰
مکرم	حفیظ احمد خان صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
"	چوہدری چراغ دین صاحب	شاہدرہ ٹاؤن	"	۱۰۰ — ۰۰
"	محمد منیر صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ	امۃ الحفیظ صاحبہ	باغبانپورہ	"	۵۰ — ۰۰
مکرم	مرزا نذیر حسین صاحب	گوالمنڈی	"	۱۰ — ۰۰

(باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے بیوی بچے چند یوم سے بیمار ہیں نیز بعض گھریلو پریشانیاں بھی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازے آمین

(محمد امین بوٹ میکر اقصیٰ روڈ ربوہ)

(۲) میرے بچے چند یوم سے بیمار ہیں اور کچھ گھریلو پریشانیاں بھی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل عطا فرمائے آمین۔

(صدیقہ بیگم دارالعلوم شرقی ربوہ)

(۳) مکرمہ اکبری اسماعیل صاحبہ لندن سے لکھتی ہیں کہ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ گذارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے تمام بچوں کو نیک اور صالح بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور اپنے بے انتہا فضلوں رحمتوں اور برکات سے نوازے آمین۔

مکرمہ اکبری اسماعیل صاحبہ نے امانت الفضل کے لئے یکصد روپے بھی ارسال فرمائے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

(۴) میرے خاوند حاجی احمد شیر صاحب دو ماہ سے گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ نیز میری بھانجی عتیبہ ناصر بیمار ہیں ہر دو کی کامل و عاجل صحت کیلئے درخواست دعا ہے

(رضیہ ملک دارالنصر شرقی ربوہ)

(۵) احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے گھر والوں کو جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے اور میرے بچے دین و دنیا میں کامران ہوں۔

(طاہرہ ملک اسلام آباد)

(۶) میری بیٹی بدر سلیم (طالب علم نواب شاہ میڈیکل کالج) کا ایم بی بی ایس کا امتحان اپریل میں ہونے والا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

(سلیم شاہجہانپوری صدر جماعت احمدیہ نواب شاہ)

(۷) میرا پوتا عزیز عامر منظور نے میٹرک کا امتحان دینا ہے۔ میری ایک پوتی اور دو نواسیوں نے مڈل کا وظیفہ کا امتحان دیا ہے چاروں کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(کرم الٰہی بیرون کھیالی دروازہ گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

(۱) میری والدہ محترمہ اہلیہ حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب ہوشیارپوری (سابق امیر جماعت احمدیہ ہوشیارپور) گیارہ سال بعارضہ فالج بیمار رہ کر ۲۵ جنوری ۸۱ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے ۲۶ جنوری کو جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(سیدہ راشدہ الطاف اسلام آباد)

(۲) خاک رکے ماموں کمال دین صاحب ۱۵ فروری ۸۱ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بہت شاکر و صابر اور دعا گو بزرگ تھے۔ بیس سال ہوئے بیوی فوت ہو گئی تھیں صرف ایک ہی بچہ تھا جو کراچی میں حادثہ کا شکار ہو گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے بھائی مکرم محمد حسین صاحب معلم وقف جدید کو کہ جن سے مرحوم کو بہت پیار تھا۔ صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(عبدالحمید مبشر خلیل آباد ضلع کوٹلی آزاد کشمیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— (گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ)

(بقیہ صفحہ اوّل) —

سورج کی روشنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اب ظاہری روشنی بھی ہو گئی ہے۔ حضور نے احباب کو تلقین کی کہ اس ظاہری روشنی کے ساتھ دلوں کی بشاشت کے ساتھ روحانی روشنی لیکر اپنے گھروں کو جاؤ۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہر آن ہمیشہ اور ہر مقام پر ہماری نسلوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ہر چیز جس سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پیار کیا۔ آپ کو بھی اس سے پیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مختصر سے خطاب کے بعد جو کہ پانچ بج کر سات منٹ پر شروع ہوا اور پانچ بجکر ۱۱ منٹ پر ختم ہو گیا۔ دعا کروائی اور السلام علیکم کہتے ہوئے تشریف لے گئے۔

آخری سیشن۔

اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تین بجے گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں تشریف لائے حضور کی آمد پر نیزہ بازی انفرادی کا فائنل مقابلہ شروع ہوا۔ فائنل میں سترہ سوار شامل تھے۔ جنہوں نے دو دفعہ قسمت آزمائی کی۔ فائنل مقابلے کے جج صاحبان مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف شیخوپورہ اور مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب قائد ضلع سرگودھا تھے۔ اس مقابلے کے بعد اجتماعی نیزہ بازی کا فائنل مقابلہ ہوا۔ پہلے اوّل و دوم پوزیشن کے لئے ناصر ڈرائیج اور چوہدری اللہ داد کے سیکشن میں مقابلہ ہوا جو کہ مکرم ناصر ڈرائیج کے سیکشن نے جیت لیا۔ اس کے بعد تمام نیزہ بازی ہوئی اور آخری میچ مارچ پاسٹ ہوا۔ سب سے آگے محترم صاحبزادہ مرزا القمان احمد صاحب ربوہ کلب کی قیادت کرتے ہوئے اپنے گھوڑے پر سوار گزرے۔ اس کے بعد وڑائچ صاحبان، مرالہ والے، مانگٹ، ٹھٹھہ چندو، فیصل آباد (زیر سرپرستی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب) اور جمال شیخوپورہ گجرات، آنک جھنگ، گوجرانوالہ کے گھوڑے گزرے۔ گھوڑ سوار جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سے گزرتے تو حضور کو سلام کرتے جس کا حضور ہاتھ ہلا ہلا کر جواب دیتے۔

اس کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا القمان احمد صاحب نے حضرت اقدس کا عارفانہ کلام

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا

خوش الحانی سے سنایا۔ بعد ازاں مکرم محمد اسلم صاحب شاد صدر ٹورنامنٹ کمیٹی نے رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کو انعامات دیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی نشست سے اٹھ کر تشریف لائے اور تمام پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے حضور ایدہ اللہ نے ایک انعام اپنی طرف سے اچھی طرح اور پیار سے گھوڑے پالنے کے اعزاز میں سارا سال مسلسل محنت کرنے پر مانگٹ صاحبان کو دیا۔

مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے علاوہ امسال مجلس ضلع سرگودھا کو یہ اعزاز حاصل ہوا۔ کہ ان کے ضلع نے پہلی دفعہ ۷۰ گھوڑے مقابلے میں شامل کئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ایک ہزار روپے کا انعام جیت لیا۔ یہ کامیابی قائد ضلع شیخوپورہ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے

اس کے علاوہ ایک گاؤں میں سب سے زیادہ گھوڑے لانے کا انعام ۴۴ اور جمال ضلع سرگودھا نے جیتا۔ چنانچہ اس گاؤں کے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مکرم محمد یار صاحب نے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ عمدہ کمنٹری کرنے پر مکرم ماسٹر ناصر علی صاحب کو خصوصی انعام دیا گیا۔

۲۳ مارچ — یوم حضرت اقدس کے جلسے

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۳ امان / مارچ کو اپنے اپنے مقام پر یوم حضرت اقدس کے جلسے منعقد کریں جن میں آخری زمانہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اور علامات ظہور مہدی نیز حضرت اقدس کی سیرت طیبہ اور کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی جائے۔ اور ان کی رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کا قیام

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کا قیام اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں لایا جا چکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کے اراکین کی منظوری برائے سال ۱۹۸۱ء عطا فرما دی ہے۔ اور مکرم و محترم افتخار علی صاحب قریشی کو ایسوسی ایشن کا صدر مقرر فرمایا ہے۔ تمام احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز (ڈگری یافتہ / ڈپلوما ہولڈرز) ایسوسی ایشن کے ممبر ہوں گے۔

۲۔ فی الحال خط و کتابت معرفت دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کی جائے۔ ان احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز احباب سے گزارش ہے۔ جو ابھی تک رجسٹریشن نہیں کروا سکے۔ کہ دفتر ایسوسی ایشن سے مقرر کردہ فارم منگوا کر ۲۵ روپے رجسٹریشن فیس (بصورت تنک ڈرافٹ بنام ایسوسی ایشن) کے ساتھ مکمل کر کے دفتر مذکورہ میں جلد از جلد ارسال فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(چوہدری عبدالسمیع جنرل سیکرٹری)

— آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ —

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رقم فرماتے ہیں۔

فاران سٹوڈنٹس یونین ایک آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ کا انتظام کر رہی ہے۔ جو مورخہ ۱۸ مارچ سے ۲۵ مارچ تک جاری رہے گا۔ اس میں ربوہ کی تمام ٹیموں سے شرکت کی درخواست ہے۔

PILES CURE

Pyorrhea
all
CUKES
Wash
available
PAKISTAN
please

CO. CO. (Regd.)
KARACHI
Rabwah.
107

احیاء اسلام کی عالمگیر مہم
تصویری لٹریچر

شرکت اسلام	قیمت فی سینکڑہ	۱۰۰ روپے
تاثرات بابت حضرت مصلح موعود	"	۱۰۰ "
نصرت اسلام	قیمت فی سینکڑہ	۱۰۰ "
پاکستان کے درخشندہ ستارے	"	۲۰۰ "
تبلیغی تصویری کارڈ ۱ تا ۱۶		۱۰۰ "

عبدالمالک ۱۱۵ علامہ اقبال روڈ۔ لاہور
نیز ربوہ کے کتب فروشوں سے طلب فرمائیے۔

شیراز ٹائپنگ سنٹر
نزد لنز ہوٹل اقصیٰ روڈ ربوہ
احباب گرمیوں کی آمد سے پیشتر تشریف لائیں۔ مضبوط۔ نئے ماڈل میں ٹھنڈی ہوا والے ائرکولرز جن کی باقاعدہ گارنٹی دی جاتی ہے نیز فرج ویٹیج ریگولیٹر اور آٹومیٹک سٹیبلائزر نہایت مناسب قیمت پر مل سکتے ہیں
(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴